پاکستان کی قدر و منزلت ایک سازش کے ذریعے عوام کے دلوں سے کم کی جارہی ہے۔نواب اکبر بگٹی کی لاش کی واپسی بھی ابھی تک معمہ بنی ہوئی ہے۔معلوم نہیں حکومت کے مشیر حکمرانوں کو کہاں لے جارہے ہیں؟

ے　نظر بدلی ہوئی ہے آسماں کی　　خدا سے خیر مانگو آشیاں کی

نامور شاعر وادیب احمد ندیم قاسمی کی وفات

سرزمین ادب کی نامور شخصیت اور زبان اردو کے درمیانی عہد کے آخری بڑے شاعر جناب احمد ندیم قاسمی بھی ۱۰ر جولائی ۲۰۰۶ء کو انتقال کر گئے۔جناب قاسمی صاحب آسمان علم وادب اور صحافت کے ستارے نہیں بلکہ آفتاب ومہتاب تھے۔ جو بالآخر بحرِ فنا میں ڈھل گئے۔　ع　اک شمع رہ گئی تھی سووہ بھی خموش ہے

قاسمی صاحب کی شخصیت ہمہ جہت اور ہر دلعزیز تھی۔صحافت کے میدان میں آپ نے اردو زبان کے متعدد چوٹی کے رسائل کی ابتداء میں ادارت کی۔پھر پاکستان اور ہندوستان کے معروف ومؤقر ادبی میگزین ''فنون'' کے آپ بانی اور مدیر رہے اور اسی کے طفیل کئی درجن نئے لکھنے والے ادیب اور شاعر آپ کی نگاہ انتخاب اور دست ہنر کے بدولت اردو ادب کو حاصل ہو گئے۔ ے　ہجوم زیادہ ہے کیوں شراب خانہ میں　　فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

جناب قاسمی صاحب بے شک پاکستان وہندوستان کے بڑے اور عظیم شاعروں میں سے تھے۔اہل ادب کے نزدیک فیض احمد فیض کی خالی نشست قاسمی صاحب ہی نے پُر کی تھی۔اس کے علاوہ افسانہ نویسی جو اردو ادب کا ایک اہم جز ہے اس میں بھی آپ چوٹی کے افسانہ نویس مانے جاتے تھے۔آپ کے افسانوں میں حقیقت کا رنگ جھلکتا تھا اور آپ نے عمر بھر اپنے قلم سے معاشرے کی اصلاح اور بہتری کی کوششیں تادمِ واپسیں جاری رکھیں۔اور بڑی حد تک اپنے قلم کو سفلی جذبات، خرافات اور گھٹیا ادب کی تخلیق سے دور رکھا۔

جناب قاسمی صاحب جیسے بزرگ ادیب اور نامور شخصیت کا اس قحط الرجال میں اٹھ جانا یقیناً ایک بہت بڑا قومی سانحہ ہے۔علم وادب کی سرزمین تو برسوں سے خزاؤں کی زد میں ہے اور بنجر ہونے کے آثار وقرائن رفتہ رفتہ نمایاں ہورہے ہیں، ایسے میں آپ جیسی قد آور ادبی شخصیت کا بھی اٹھ جانا یقیناً ادب وصحافت کیلئے کسی بھونچال سے کم نہیں۔

اگرچہ آپ کافی عرصہ انجمن ترقی پسند مصنفین کے پرجوش رہنما اور حامی رہے لیکن بعد میں آپ نے اس سے اپنی راہیں الگ کر لی تھیں۔آپ کے خیالات اور تحریروں سے کلی اتفاق ضروری نہیں ہے، لیکن مجموعی طور پر احمد ندیم قاسمی صاحب ایک اچھے اور صادق انسان تھے۔آپ پاکستان اردو زبان اور ادب کے عظیم اثاثہ اور محسن تھے۔یقیناً آپ کی جدائی سے علم وادب اور اردو زبان کا مکتب برسوں نہیں صدیوں تک گھائل اور سنسان نظر آئے گا۔

ے　کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا　　میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا　(ندیم)